السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا بغیر وضو اور غسل کے قرآن پڑھنا جائز ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے اسی طرح کا سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

"جمہور اہل علم کے ہاں مسلمان شخص کے لیے بغیر وضوء قرآن مجید چھونا جائز نہیں، آئمہ اربعہ کا مسلک یہی ہے، اور صحابہ کرام بھی یہی فتوی دیا کرتے تھے.

اس سلسلے میں صحیح حدیث وارد ہے جس میں کوئی حرج نہیں عمرو بن حزم رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو خط لکھا جس میں فرمایا:

"طاہر شخص کے علاوہ قرآن مجید کو کوئی شخص نہ چھوئے"

یہ حدیث جید ہے، اوراس کے کئی طرق ہیں جو ایک دوسرے سے مل کر اسے قوی کرتے ہیں.

اس سے یہ علم ہوا کہ حدث اصغر اور حدث اکبر سے طہارت کیے بغیر قرآن مجید چھونا جائز نہیں، اوراسی طرح بغیر وضوء ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا بھی جائز نہیں ہے.

لیکن اگر بالواسطہ یعنی کسی چیز کے ساتھ پکڑے مثلا کسی لفافے یا غلاف وغیرہ میں تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن جیسا کہ بیان ہوچکا ہے جمہور اہل علم کے صحیح قول کے مطابق بغیر وضوء براہ راست قرآن مجید چھونا جائز نہیں ہے.

لیکن حفظ کردہ قرآن مجید بغیر وضوء زبانی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اوراس کی غلطی نکالنے والے شخص کے لیے قرآن مجید پکڑنے کوئی حرج نہیں ہے.

لیکن حدث اکبر یعنی جنابت والا شخص قرآن مجید زبانی بھی نہیں پڑھ سکتا، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ جنابت کے علاوہ ہر حالت میں قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے.

"علی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلے اور قرآن مجید کچھ تلاوت فرمائی

وہ کہتے ہیں یہ تو غیر جنبی شخص کے لیے ہے، لیکن جنبی شخص ایک آیت بھی تلاوت نہیں کر سکتا.

اس حدیث کو امام احمد نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

مقصد یہ کہ جنبی شخص غسل کرنے سے قبل نہ تو قرآن مجید سے دیکھ کر تلاوت کر سکتا ہے، اور نہ ہی زبانی اپنے حافظ سے، لیکن حدث اصغر والا شخص جو جنبی نہ ہو وہ بغیر وضوء کیے زبانی قرآن مجید تلاوت کر سکتا ہے لیکن قرآن مجید کو چھو نہیں سکتا.

(دیکھیں: فتاوی ابن باز رحمہ اللہ 150/10)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ